نمازِ معراج

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

بعض لوگ ۲۷ رجب کو یوم معراج قرار دیتے ہیں، یہ بے حقیقت و بے ثبوت نظریہ ہے، وہ اس شب کو خاص عبادت بجالاتے ہیں، جو صریح بدعت اور منکر فعل ہے۔

اولاً: معراج کی تاریخ کا تعین ثابت نہیں۔

ثانیاً: اس تاریخ کو عبادت کے متعلق جو روایات آتی ہیں، وہ جھوٹی ہیں۔ تحقیقی تبصرہ ملاحظہ ہو:

دلیل نمبر: ①

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فِي رَجَبَ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ مَّنْ صَامَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ، وَقَامَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ كَانَ كَمَنْ صَامَ مِنَ الدَّهْرِ مِائَةَ سَنَةٍ، وَقَامَ مِائَةَ سَنَةٍ وَهُوَ ثَلَاثٌ بَّقِيْنَ مِنْ رَّجَبَ، وَفِيهِ بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا .

''جس نے ۲۷ رجب کو روزہ رکھا اور رات کو قیام کیا، گویا اس نے سو سال کا عرصہ صیام وقیام میں گزارا، اسی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی۔''

(شعب الإيمان للبيهقي : ٣٩٣/٧، ح : ٣٥٣٠، جزء في فضل رجب لابن عساكر، ص٣١٤_٣١٥)

تبصرہ:

سخت ضعیف ہے۔

① خالد بن ہیاج بن بسطام ہروی کے بارے میں حافظ سلیمانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

لَيْسَ بِشَيْءٍ .

''اس کی کوئی حیثیت نہیں۔''

(ميزان الميزان للذّهبي : ١/٦٤٤)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يُعْتَبَرُ حَدِيثُهٗ مِنْ غَيْرِ رِوَايَتِهٖ عَنْ أَبِيهِ .

''اس کی وہ روایات قابل اعتبار ہیں، جو اس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی اور سے بیان کی ہیں۔''

(الثّقات : ٨/ ٢٢٥_٢٢٦)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ذُو مَنَاكِيرَ عَنْ أَبِيهِ .

''اپنے باپ سے منکر روایتیں بیان کرتا ہے۔''

(سير أعلام النّبلاء : ٤/١١٤)

مذکورہ روایت بھی اس نے اپنے باپ سے بیان کی ہے، لہٰذا منکر ہے۔

② ہیاج بن بسطام ہروی ابو خالد کے متعلق امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيفُ الْحَدِيثِ لَيْسَ بِشَيْءٍ .

’’ضعیف الحدیث اور چنداں مفید نہیں۔‘‘

(تاريخ يحيى بن مَعين برواية الدّوري : ٦٢٥/٢ـ٦٢٦)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ’’متروک الحدیث‘‘ کہا ہے۔

(تهذيب التّهذيب لابن حجر : ١٤٧/١١)

امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَلَا يُتَابَعُ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ حَدِيثِهٖ .

’’اس کی کسی روایت کی متابعت نہیں۔‘‘

(الضّعفاء الكبير : ٣٦٦/٤)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيفٌ رَوٰى عَنْهُ ابْنُهٗ خَلَّادٌ مُّنْكَرَاتٍ شَدِيدَةً .

’’اس کے بیٹے خلاد نے اس سے سخت منکر روایتیں بیان کی ہیں، یہ خود بھی ضعیف ہے۔‘‘

(تقريب التّهذيب : ٧٣٥٥)

③ سلیمان بن طرخان تیمی کی تدلیس بھی ہے۔

حافظ بیہقی رحمہ اللہ نے اس روایت کو ’’ضعیف‘‘ کہا ہے۔

(شعب الإيمان : ٣٩٣/٧)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مُّنْكَرٌ إِلَى الْغَايَةِ .

’’انتہا کی منکر ہے۔‘‘

(تبيين العجب، ص ٦٣)

دلیل نمبر:②

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فِي رَجَبَ لَيْلَةٌ يُّكْتَبُ لِلْعَامِلِ فِيهَا حَسَنَاتُ مِّائَةِ سَنَةٍ، وَذٰلِكَ لِثَلَاثٍ بَّقِيْنَ مِنْ رَّجَبَ، فَمَنْ صَلّٰى فِيهَا اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً يَّقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً مِّنَ الْقُرْآنِ يَتَشَهَّدُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَيُسَلِّمُ فِي آخِرِهِنَّ، ثُمَّ يَقُولُ : سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَّيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَّيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَّيَدْعُو لِنَفْسِهٖ مَا شَاءَ مِنْ أَمْرِ دُنْيَاهُ وَآخِرَتِهٖ، وَيُصْبِحُ صَائِمًا فَإِنَّ اللّٰهَ يَسْتَجِيبُ دُعَاءَهٗ كُلَّهٗ إِلَّا أَنْ يَّدْعُوَ فِي مَعْصِيَةٍ .

’’ستائیس رجب کی رات عبادت کرنے والے کی نیکیاں سو سال عبادت کے برابر ہیں، جو اس میں بارہ رکعات ادا کرتا ہے، ہر رکعت میں سورت فاتحہ اور قرآن کی کوئی سورت پڑھتا ہے، ہر دو رکعت کے بعد تشہد بیٹھتا ہے، آخر میں سلام پھیرتا ہے، بعد ازاں سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر کی تسبیح سو مرتبہ اور سو مرتبہ استغفر اللہ پڑھتا ہے، سو مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے تو دنیا و آخرت کے اُمور میں سے جو چاہے مانگے، اگلی صبح روزہ رکھے، تو دعائے معصیت کے علاوہ اللہ تعالیٰ اس کی ہر دعا کو شرفِ قبولیت بخشے گا۔‘‘

(شعب الإيمان للبيهقي : ٧/٣٩٤_٣٩٥، ح : ٣٥٣١، جزء في فضل رجب لابن عساكر، ص٣١٦، ح : ١٢)

تبصرہ:

دنیا کی جھوٹی روایت ہے۔

① محمد بن فضل بن عطیہ عبسی ''کذاب''اور''متروک'' ہے۔

② ابان بن ابی عیاش بھی باتفاق محدثین ''ضعیف''اور''متروک'' ہے۔

③ ابو صالح خلف بن محمد بن اسماعیل خیام کے بارے میں امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سَقَطَ حَدِيثُهُ .

''اس کی روایت نا قابل اعتبار ہے۔''

(ميزان الاعتدال للذّهبي : ١/٦٦٢)

حافظ خلیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَهُوَضَعِيفٌ جِدًّا، رَوٰى فِي الْأَبْوَابِ تَرَاجِمَ لَا يُتَابَعُ عَلَيْهَا وَكَذٰلِكَ مُتُونًا لَّا تُعْرَفُ .

''یہ سخت ضعیف ہے، اس نے 'ابواب' میں نامانوس عنوان قائم کئے ہیں، متون بھی غیر معروف ہی بیان کرتا تھا۔''

(الإرشاد : ٣/٩٧٢، الرقم : ٩٠١)

حافظ بیہقی رحمہ اللہ نے اس روایت کو''ضعیف''قرار دیا ہے۔

(شعب الإيمان : ٧/٣٩٤)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اِسْنَادُہٗ مُظْلِمٌ .

''سند مجہول ہے۔''

(تبيين العجب، ص ٦٣)

دلیل نمبر:③

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فِي رَجَبَ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ مَّنْ صَامَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَقَامَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ كَانَ لَهٗ مِنَ الْأَجْرِ كَمَنْ صَامَ مِائَةَ سَنَةٍ وَّقَامَ مِائَةَ سَنَةٍ وَّهِيَ لِثَلَاثٍ بَّقِيْنَ مِنْ رَّجَبَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا نَّبِيًّا .

''۲۷ رجب کے دن کا روزہ اور رات کا قیام کرنے والے کو سو برس کے روزوں اور قیام کا ثواب ملتا ہے، اسی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔''

(الفردوس للدّيلمي : ٥٦٩٠، ذيل اللآلي المصنوعة للسّيوطي، ص ١١٩)

تبصرہ:

جھوٹی روایت ہے۔

① **عبداللہ بن محمد بن یعقوب حارثی المعروف الاستاذ ''کذاب''** اور ''متروک'' ہے۔

علامہ معلّمی یمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَهُوَ مُرْمًى بِالْوَضْعِ، وَقَدْ وَقَفْتُ لَهٗ عَلٰى أَشْيَاءَ أَجْزِمُ بِأَنَّهَا

مِنْ وَّضْعِهٖ، كَوَصِيَّةِ أَبِي حَنِيْفَةَ لِلسَّمَتِيْ، وَمُنَاظَرَةِ الْأَوْزَاعِيِّ مَعَ أَبِي حَنِيفَةَ، وَأَشْيَاءَ لَا رَيْبَ فِي وَضْعِهَا، وَلٰكِنَّهٗ يُسَمِّي شُيُوخاً لَّا يُعْرَفُونَ، ثُمَّ يَصْنَعُ تِلْكَ الْبَلَايَا، وَيُحَدِّثُ بِهَا عَنْهُمْ.

''اس پر وضع حدیث کا الزام ہے، میں وثوق سے کہتا ہوں کہ اس کی کئی روایتیں گھڑنتل ہیں، جیسے ابوحنیفہ کی سمتی کو وصیت، اوزاعی کا ابوحنیفہ سے مناظرہ اوراس طرح کی دیگر اشیاء کے من گھڑت ہونے میں کوئی شک نہیں، بہت سی روایات اور مصیبتیں گھڑ کرنا معلوم افراد کے سر تھوپ دیتا ہے۔''

(حاشية الفوائد المجموعة، ص ٣٣)

④ سلیمان بن داؤد کا تعین درکار ہے۔

③ معاذ بن عیسیٰ کی ایک روایت حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے محمد بن فور بن عبداللہ بن مہدی سے ذکر کرنے کے بعد کہا:

هٰذَا حَدِيثٌ مَّوْضُوعٌ فَالْآفَةُ هٰذَا أَوْ شَيْخُهٗ.

''من گھڑت ہے، اسے محمد بن فور، یا اس کے استاذ نے تراشا ہے۔''

(ميزان الاعتدال: ١٠/٤)

④ اسماعیل بن یحییٰ بن عبیداللہ بن طلحہ تیمی ابو یحییٰ ''کذاب'' ہے، اسے ابوعلی الحافظ رحمہ اللہ (تاريخ بغداد للخطيب: ٢٤٧/٦) اور امام دارقطنی رحمہ اللہ وغیرہما نے ''متروک'' اور ''کذاب'' کہا ہے۔(الضّعفاء والمتروكون: ٨١)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يُحَدِّثُ عَنِ الثِّقَاتِ بِالْبَوَاطِيلِ .

''ثقہ راویوں سے منسوب باطل روایتیں بیان کرتا ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال : ٣٠٢/١)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

مَجْمَعٌ عَلٰى تَرْكِهٖ .

''اس کے متروک ہونے پر اجماع ہے۔''

(ميزان الاعتدال : ٢٥٣/١)

حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے ''کذاب'' کہا ہے۔

(ذيل الآلي المصنوعة، ص ١١٩)

دلیل نمبر:④

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منسوب قول ہے:

مَنْ صَلّٰى لَيْلَةَ سَبْعٍ وَّعِشْرِينَ مِنْ رَّجَبَ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً يَّقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ مِّنْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ، فَإِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ قَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّهُوَ جَالِسٌ، ثُمَّ قَالَ : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بَاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَصْبَحَ صَائِمًا، حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ ذُنُوبَهٗ سِتِّينَ سَنَةٍ وَّهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي بُعِثَ فِيهِ مَحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

”جو ستائیس رجب کی رات بارہ رکعت نماز ادا کرتا ہے، ہر رکعت میں سورت فاتحہ اور کوئی دوسری سورت تلاوت کرتا ہے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد اسی جگہ بیٹھے بیٹھے سات مرتبہ سورت فاتحہ پڑھتا ہے، پھر چار بار «سُبْحَانَ اللّٰهِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ» کی تسبیح کرتا ہے، اگلی صبح روزہ رکھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کی ساٹھ سالہ خطائیں معاف فرما دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کو نبوت اسی رات عطا ہوئی۔“

(تبيين العجب لابن حجر، ص ٥٢)

تبصرہ:

جھوٹا قول ہے۔

محمد بن زیاد یشکری کوفی کو امام یحییٰ بن معین، امام احمد بن حنبل، امام فلاس، امام ابو زرعہ رازی اور امام نسائی وغیرہم رحمہم اللہ نے کذاب (پرلے درجے کا جھوٹا) قرار دیا ہے۔

دلیل نمبر: ⑤

امام حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ إِذَا كَانَ يَوْمُ السَّابِعِ وَالْعِشْرِينَ مِنْ رَّجَبَ ....

(غنية الطّالبين للشّيخ عبد القادر الجيلاني : ١٨٢/١)

تبصرہ:

جھوٹ ہے۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے اس کی سند ذکر نہیں کی، بے سند اور بے سر و پا اقوال کا کوئی اعتبار نہیں، شیخ نے اسے اپنے استاذ ہبۃ اللہ بن مبارک سقطی ابوالبرکات سے ذکر کیا ہے۔ ہبۃ اللہ کے بارے میں حافظ سمعانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سَأَلْتُ ابْنَ نَاصِرٍ عَنِ السَّقَطِيِّ : أَكَانَ ثِقَةً؟، قَالَ : لَا، وَاللّٰهِ، ظَهَرَ كِذْبُهٗ وَهُوَ مِنْ سَقَطِ الْمَتَاعِ .

''میں نے ابن ناصر رحمہ اللہ سے سقطی کے بارے میں سوال کیا کہ کیا وہ ثقہ ہے؟ فرمایا: نہیں اللہ کی قسم! اس کا کذب واضح ہے، یہ بے کار سامان ہے۔''

(سير أعلام النّبلاء للذّهبي : ١٩/٢٨٣)

حافظ ابن النجار رحمہ اللہ کہتے ہیں:

كَانَ قَلِيلَ الْإِتْقَانِ ضَعِيفًا لَّا يُوْثَقُ بِهٖ وَرَأَيْتُ بِخَطِّ السِّلَفِي جُزْأً سَمِعَهٗ مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ مُفْتَعَلٌ وَّأَسَانِيدُهٗ مُرَكَّبَةٌ وَّلَمْ أَجِدْ فِيهِ إِسْنَادًا صَحِيحًا، بَلْ ظَاهِرُ الصَّنْعَةِ وَلَهٗ مُعْجَمٌ فِي مُجَلَّدٍ ادَّعٰى فِيهِ لُقِيَّ أُنَاسٍ لَّمْ يُدْرِكْهُمْ وَلَمْ يَرَهُمْ .

''یہ قلیل الضبط اور ضعیف تھا، اس پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ میں نے ابو طاہر سِلَفی کے ہاتھ کا لکھا ایک جز دیکھا، یہ من گھڑت جز اسی سے مروی تھا، اس میں کوئی صحیح سند نہیں تھی، بل کہ اس کا من گھڑت ہونا ظاہر ہے۔ اس نے معجم بھی لکھی، اس میں ان لوگوں سے ملاقات کا دعوی کرتا ہے، جن کا زمانہ پایا، نہ انہیں دیکھا۔''

(لسان المیزان لابن حجر : ۳۲٦/۸)

اس روایت کے بارے میں علامہ عبدالحی لکھنوی حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

هُوَ مَوْضُوعٌ.

''من گھڑت۔''

(الآثار المرفوعة، ص ۷۸)

علامہ شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

لَمْ يَرِدْ فِي رَجَبَ عَلَى الْخُصُوصِ سُنَّةٌ صَحِيحَةٌ وَّلَا حَسَنَةٌ وَّلَا ضَعِيْفَةٌ ضُعْفًا خَفِيفًا بَلْ جَمِيعُ مَا رُوِيَ فِيهِ عَلَى الْخُصُوصِ إِمَّا مَوْضُوعٌ مَّكْذُوبٌ أَوْ ضَعِيفٌ شَدِيدَ الضُّعْفِ.

''ماہِ رجب کے متعلق بطور خاص کوئی صحیح، حسن یا کم درجے کی ضعیف سند وارد نہیں، بل کہ اس سلسلے میں تمام روایات یا تو من گھڑت اور جھوٹی ہیں یا شدید ضعیف۔''

(السیل الجرّار : ۱٤۳/۲)

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَكُلُّ حَدِيثٍ فِي ذِكْرِ صَوْمِ رَجَبَ وَصَلَاةِ بَعْضِ اللَّيَالِي فِيهِ فَهُوَ كِذْبٌ مُّفْتَرًى.

''رجب کے روزے اور اس کی بعض راتوں میں قیام کے متعلق بیان کردہ تمام روایات جھوٹ اور بہتان ہیں۔''

(المنار المنیف، ص ۹٦)

سعودی عرب کے مفتی اعظم علامہ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''رجب یا کسی بھی دوسرے مہینے میں شبِ معراج کی تعیین کے متعلق صحیح احادیث میں کچھ بھی مذکور نہیں، اس رات کی تعیین میں تمام روایات محدثین کی تحقیق میں رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں، اس کا علم چھپا لینے میں اللہ تعالیٰ کی بلیغ حکمت ہے، بالفرض اس رات کی تعیین ثابت ہو جائے، تب بھی مسلمانوں کے لئے جائز نہیں کہ وہ اسے بعض عبادات کے لئے خاص کریں یا اس میں مختلف مجالس ومحافل کا انعقاد کریں، کیوں کہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا۔''

(مجموع فتاویٰ ومقالات متنوّعة : ۱/۱۸۳)

مشہور عرب عالم شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'ستائیس رجب کی رات کے متعلق لوگوں کا یہ دعویٰ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اس رات معراج ہوئی، آپ اللہ تعالیٰ کی طرف گئے، تاریخی لحاظ سے یہ ثابت نہیں، لہٰذا جس چیز کا ثبوت نہ ہو وہ باطل ہے۔ باطل پر بنیاد باطل ہی ہوتی ہے، بالفرض رجب کی ستائیسویں شب کو شبِ معراج تسلیم کر لیں، پھر بھی ہمارے لئے جائز نہیں کہ ہم اس قسم کی عیدوں اور عبادات کا پرچار کریں، کیوں کہ یہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں ہے۔''

(مجموع فتاویٰ ورسائل : ۲/۲۹۷)

ملا علی قاری کہتے ہیں:

وَكَذٰا صَلَاةُ عَاشُورَاءَ وَصَلَاةُ الرَّغَائِبِ مُوْضُوعٌ بِالِاتِّفَاقِ

وَكَذٰا بَقِيَّةُ صَلَوَاتِ لَيَالِي رَجَبَ وَلَيْلَةِ السَّابِعِ وَالْعِشْرِينَ مِنْ رَّجَبَ .

''صلاۃ عاشوراء، صلاۃ الرغائب، ستائیں رجب اور اس کی باقی راتوں کی نمازیں بالاتفاق من گھڑت ہیں۔''

(الأسرار المرفوعة، ص۲۸۹)

O...O...O...O